Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

احمدی خواتین کا
مذہبی علمی اور ادبی
ماہوار رسالہ

قادیان دارالامان سے ہر مہینہ کی ۱۵ پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

جلد ۱۴ — ایڈیٹر — نمبر ۹

محمد یعقوب مولوی فاضل

چندہ سالانہ دو روپے — بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۴ء

عرضِ تمنّا

مری پیاری ملّت کے، اے نونہالو
مجھے عرض کچھ تم سے کرنا ہے، سُن لو

زمانے کے ظاہر ہیں اطوار تم پر!
کھچی دو طرف سے ہے تلوار تم پر!

حوادث، مصائب جو منڈلا رہے ہیں
گھٹا بنکے اِسلام پر چھا رہے ہیں!

نہیں ہے نگاہوں سے پنہاں تمہاری
نحوست، فلاکت جو ہے سر پہ طاری

زمانہ میں ہر سُو قیامت بپا ہے
ہر اک ہی گرفتار، رنج و بلا ہے!

کشاکش میں الجھی ہُوئی ہیں ہوائیں
مخالف صبا ہے، تو دشمن فضائیں

اٹھو! عزمِ راسخ سے اے جانِ ملّت
کرو دُور دُنیا سے، یہ دَورِ لعنت

دھڑکتے دِلوں کے سہارے تمہیں ہو
اندھیرے میں روشن ستارے تمہیں ہو

تمہیں سے ہے وابستہ ہر اک تمنّا
تمہیں نے جگانی ہے یہ خفتہ دنیا

ارادوں کی جولانیاں اب دکھاؤ
ہمالہ سے اُونچے انہیں لے کے جاؤ

کرو امن سے ساری دنیا منوّر!
کچل ڈالو، ظلم و تعدی کے لشکر

جہالت کی تاریکیاں دُور کردو
زمانہ کو حِکمت سے معمور کردو

خلائق میں باہم محبّت بڑھا دو
تنفّر گھٹا دو، رعونت مِٹا دو

کرو فاش یُوں تم، حقائق کے نکتے
کہ باغِ جناں سے ہوں جوں پھول جھڑتے

خدا دے تمہیں بازوؤں میں وُہ ہمّت
کہ گاڑ آؤ ہر سُو، لوائے صداقت

("شمیم" از برما)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدس فرض

(رقمزدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

عزیزہ مطلوبہ خانم ـــــ نے جس کا مفید اور دل پسند مضمون "محبتِ الٰہی" رسالہ ہذا میں شائع ہو چکا ہے۔ مجھ سے اصرار کیا ہے۔ کہ میں بھی عورتوں اور لڑکیوں کے مفید مطلب کچھ مضمون مصباح کے واسطے لکھوں۔ عزیزہ کی فرمائش کی تعمیل میں عرض ہے۔

دنیا میں بعض کام ایسے ہیں۔ جو مرد بھی کر سکتے ہیں۔ اور عورتیں بھی کر سکتی ہیں۔ مگر بعض کام ایسے ہیں۔ جو صرف مرد ہی کر سکتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں۔ جو عورتیں ہی کر سکتی ہیں۔ اور یہ تقسیم قدرت نے کر دی ہے۔ اور ہر ایک کو ایسے قویٰ عطاء کر دئے ہیں۔ جن سے وہ اپنے مفوضہ کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔

پچھلی صدی میں ریاست جموں کے مہاراج رنبیر سنگھ کا دربار لگا ہوا تھا۔ بہت سے وزیر اور حکماء اور دانا لوگ موجود تھے۔ حکماء میں میرے استاد المعظم حضرت مولوی حاجی حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ مہاراجہ صاحب کو مناظروں کا شوق تھا۔ انہوں نے دربار میں عورت مرد کے تعلقات کا ذکر چھیڑ دیا۔ دربار میں ایک بنگالی بابو بھی تھے۔ جو ولایت کے بیرسٹر تھے۔ اور ریاست کے وزیر اعظم تھے۔ وہ گویا ہوئے۔ کہ "مرد اور عورت سب برابر ہیں کچھ فرق نہیں۔" مہاراج نے حضرت مولوی صاحبؓ کی طرف دیکھا جو اشارہ تھا کہ آپ جواب دیں۔ حضور نے اپنا ہاتھ بڑھا کر بابو صاحب کے پیٹ کو ٹٹولا۔ اور پھر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے۔ بابو صاحب گھبرائے۔ کہ یہ کیا حرکت انہوں نے کی۔ مہاراج نے کہا۔ مولوی صاحب حکیم ہیں۔ ان کے کام حکمت سے خالی نہیں ہوتے۔ آپ ان سے پوچھیں۔ کہ انہوں نے کیوں آپ کا پیٹ ٹٹولا حضرت مولانا نے فرمایا۔ بابو صاحب مرد عورت کے مساوات کے قائل ہیں۔ ہمارے ملک میں تو صرف عورتیں بچے جنتی ہیں۔ میں نے کہا شائد بابو صاحب کے ملک میں مردوں کے پیٹ میں بھی بچے ہوتے ہوں۔ تاکہ مساوات ہو جائے۔ اس پر دربار میں ایک فرمائشی قہقہ لگا۔ اور بابو صاحب شرمندہ ہو کر خاموش ہو گئے۔

بقائے نسل انسانی کے واسطے بچوں کی پیدائش اور تربیت کا جو اہم کام قدرت نے عورتوں کے سپرد کر دیا ہے۔ وہ ایک مقدس فرض ہے۔ جو عورتوں کو مردوں کے ساتھ ہمسری نہیں۔ بلکہ ان پر ایک رنگ میں فوقیت عطاء کرتا ہے۔ مبارک ہیں وہ بیبیاں جو اپنی اولاد کی تربیت کی بنیاد ایسے اعلیٰ اخلاق اور تقویٰ اور دینداری پر رکھتی ہیں۔ کہ ان کے بچے بڑے ہو کر روشن ستاروں کی طرح قوم اور ملک کی راہنمائی اور کامیابی اور فتحمندی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ کریم احمدی عورتوں کو اس قابلِ فخر فرض کو سمجھنے اور اسے کماحقہٗ ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکتوب تعزیّت

سیدہ امۃ الودود بیگم صاحبہ کی حسرتناک وفات پر سیدہ مریم صدیقہ حرم رابع حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بیگم جناب لفٹیننٹ چوہدری عبداللہ خان صاحب نے جمشید پور سے حسب ذیل مکتوب لکھا:۔ (ایڈیٹر)

بی بی! سلامت رہو۔ اپنی سہیلی کی نشانی۔ دودی تمہاری توجان تھی۔ تم اس کے بغیر کتنی بیچین ہوگی۔ خیال کر کے آنسو نکل آتے ہیں۔ اور دل پھٹ جاتا ہے۔ جس دن اخبار آیا۔ سب سے پہلے مجھے یہی خیال آیا۔ اور ساتھ ہی "دودی" کے یہ الفاظ "آپا آمنہ مَیں اور چھوٹی آپا سہیلیاں تو دیر سے تھیں۔ مگر اس پڑھائی اور خصوصیت سے لاہور جا کر امتحان کے لئے اکٹھا رہنے نے ہم کو ایک دوسرے سے اتنا مانوس کر دیا ہے۔ کہ مَیں اب اپنے گھر میں گھبراتی ہوں۔ جی چاہتا ہے۔ یا چھوٹی آپا ہمارے ہاں آجائیں۔ یا مَیں یہاں آجاؤں۔ اور چھوٹی آپا تو آتی بہت کم ہیں"۔ اس سے مَیں نے اندازہ کر لیا تھا۔ کہ اس معصوم دل میں تمہارا کتنا پیار ہے۔ اور اب وہ اچانک بغیر کسی لمبی بیماری یا صحت کی دعاؤں کے اپنے مالک حقیقی سے جاملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

مَیں تصور میں آپ سب کے مغموم چہرے دیکھ رہی ہوں۔ جی چاہتا ہے کہ آؤں۔ تم سے ملوں۔ تم کو تسلّی دوں۔ کیونکہ تم اس سہیلی سے بچھڑ گئیں۔ جس کا نعم البدل ملنا ناممکن ہے۔ تم اس دوست سے علیحدہ ہو گئیں۔ جو نہایت نیک، پاک، شریف، اور معصوم تھا۔ اور جس سے سب کو لگاؤ ان چند پچھلے سالوں میں ہی ہوا۔ "دودی" یا تو چھوٹی تھی۔ اس وجہ سے یا اس لئے کہ وہ عام طور پر باہر کم نکلتی تھی۔ اس سے زیادہ دیر سے تعلق نہ تھا۔ مگر جب ملتی دل پر ایک بہت ہی اچھا اثر چھوڑتی۔ کہ دوبارہ ملنے کو جی چاہتا۔ اور ان چند سالوں میں وہ بہت ہی جلد جلد ہر دل کے قریب ہوگئی۔ اور اس طرح اس کا تعلق بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ دو دن پہلے عموں صاحب کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ تم اور "دودی" پاس ہو گئیں۔ مَیں بیمار تھی۔ اور اس وجہ سے تار میں سُستی ہو گئی۔ اور اتفاق سے عین اس وقت جبکہ مَیں "دودی" کو مبارک کا خط لکھ رہی تھی۔ اخبار آیا۔ پڑھ کر یقین نہ آتا تھا۔ مگر آخر کرنا پڑا۔

"دودی" تیرا اللہ حافظ ہو۔ یہ وہ دُعا ہے۔ جو تجھے تیرے "بچا ابا" دیا کرتے تھے۔ اور جو انہوں نے رخصت کے وقت بھی دل کی گہرائیوں سے تجھے دی۔ (اور یقیناً تو اللہ کی خاص حفاظت میں ہے) اور تیری وہ سہیلی جس کے بغیر تو اس عارضی دنیا میں گھبراہٹ محسوس کرتی تھی۔ اس کو خدا صبر دے۔

(تمہاری بہن آمنہ از جمشید پور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کی ضرورت

طلع البدر علینا۔ من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا۔ ما دعا للہ داع

ثنیات الوداع سے ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہوا۔ خداتعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے ہمارے تاریک دلوں کو بدر کی روشنی سے منور کیا۔ یہ تھا وہ گیت جو صحرائے عرب کی معصوم بچیاں اپنی میٹھی میٹھی سریلی آواز سے گھروں کی چھتوں پر چڑھی ہوئیں جھوم جھوم کر گا رہی تھیں۔ اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر اپنے پیدا کرنے والے کا شکر بجا لا رہی تھیں۔

یہ کس کی خوشی میں قصیدے بنائے جا رہے تھے۔ کس کی آمد پر خوشی کے ترانے گائے جا رہے تھے۔ یہ کس کا وجود مبارک تھا جس کی خوشی جوان، بوڑھے سب منا رہے تھے۔ وہ کون تھا جس کی آمد پر دل فرطِ مسرت سے اچھل رہے تھے۔ حضرت عبدالمطلبؓ کا پوتا۔ حضرت عبداللہؓ کا بیٹا۔ حضرت آمنہؓ کا لال۔ بتوں کا دشمن۔ توحید کا شیدائی۔ اسلام کا بانی۔ خداتعالیٰ کا پیارا۔ فرشتوں کی آنکھوں کا تارا۔ خدائے واحد کی عبادت کرنے کی وجہ سے اپنے وطن سے نکالا جاتا ہے۔ وہ صرف اپنے ایک رفیق کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوتا ہے۔ فرشتوں کی فوجیں اس کا ساتھ دیتیں اس کے روحانی رشتہ دار اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے۔ اور بچے اسکی خوشی میں خدا کی حمد کے گیت گاتے ہیں۔

وہ جس نے مدینہ کے یہودیوں کو شکست دی۔ مکہ کو فتح کیا۔ اسلام کو اکنافِ عالم میں پہنچا دیا۔ جس پر خدا کی پاک کتاب قرآن کریم کا نزول ہوا۔ جس کے ہاتھوں کفار اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ جس کے معجزے دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ جس نے قیصر و کسریٰ کے متعلق پیشگوئیاں کیں۔ اسی نے یہ پیشگوئی بھی کی تھی۔ کہ اسلام کے دوبارہ احیاء کے لئے اللہ تعالیٰ ایک رجل فارسی کو مبعوث فرمائیگا۔ خدا کے پیارے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی کے عین مطابق تیرہ سو سال کے بعد اسلام کو از سرِ نو زندہ کرنے کے لئے قادیان کی گمنام بستی سے یہ رجل فارسی اٹھا۔ اور اس نے اسلام کی اصلی شکل کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آپکی آواز سنتے ہی تمام ملک میں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مخالفت کا بازار گرم ہوگیا۔ آپ پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ آپ پر خون کے مقدمے قائم کئے گئے۔ آپکے ماننے والوں کو سخت سے سخت تکالیف دی گئیں۔ مگر باوجود اس مخالفت کے آپ دن کو نصیحت کرتے، اور رات کو خداتعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے میں گذار دیتے تاکہ وہ دنیا پر رحم کرے۔

لوگ آپکی باتوں کو سنتے اور دلوں میں ہنستے۔ کہ دیکھو اس شخص کو کیا ہوگیا۔ قعر گمنامی میں پڑا ہوا ہے۔ اسکی عمر آخر ہونے کو ہے۔ تمام مذاہب اس پر حملہ کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ کوئی بڑی جماعت بھی نہیں، چند گنتی کے لوگ اس پر ایمان لائے ہیں۔ پھر اس پر بھی یہ دعویٰ کر رہا ہے۔ کہ مَیں غالب آؤنگا۔ لوگ کثرت سے مجھ پر ایمان لائینگے۔ دنیا کے کناروں تک میرے نام کو خدا مشہور کرے گا اور مَیں اپنے مقصد میں کامیاب ہونگا۔

غرض طرح طرح کے اعتراض آپکے دعاوی پر کئے گئے۔

لیکن خدا نے آپکو کامیاب کیا۔ اور دشمنوں کو اُن کی تمام تدابیر میں ناکام و نامراد رکھا۔ انہی ایام میں آپکو ایک عظیم الشان ولد صالح کی بشارت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی گئی۔ جس کے متعلق وحی الٰہی نے یہ بھی بتا دیا کہ اس کا نام محمود ہوگا۔ اور وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللّٰہ ما یشاء۔ آپ نے اپنے اشعار میں بھی اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

؎ آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

آخر ہمارا یوسف ثانی خدائی ارشاد کے مطابق آپکی اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد بہت چھوٹی عمر میں تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ اور جماعت احمدیہ کو آپ کے دورِ خسروی میں حیرت انگیز عروج حاصل ہوا۔ یہ سلسلہ خلافت اس وقت تک چلتا چلا جائے گا۔ جب تک جماعت کی اکثریت ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے گی۔ اور خدا تعالےٰ کی اس عظیم الشان نعمت کو ہر چیز حتّٰی کہ اپنی جان تک قربان کر کے بھی حاصل کرے گی۔ قرآن کریم خود خلافت کو ایک نعمتِ عظمیٰ قرار دیتے ہوئے اس کا ایک عظیم الشان فائدہ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ط کہ خلافت کی وجہ سے دین کی بنیادیں انتہائی طور پر مستحکم ہو جاتی ہیں۔ اور جماعت کے لوگ۔ ایک ایسے حصارِ عافیت میں آجاتے ہیں جس پر دشمن کا کوئی تیر نہیں پڑ سکتا۔ لیکن اسکے ساتھ ہی یہ ضروری ہے کہ خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کیجائے۔ اور انکے کسی حکم سے انحراف نہ کیا جائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی فرماتے ہیں:۔ "آپ لوگ اس بات کو سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ اسی طرح دنیا اس بات کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ اسوقت اسلام کی ترقی خدا تعالےٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے۔ پس جو میری سنیگا وہ جیتے گا۔ اور جو میری نہیں سنیگا وہ ہاریگا۔ جو میرے پیچھے چلیگا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائینگے اور جو میرے راستے سے الگ ہو جائیگا۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے ان پر بند کئے جائیں گے۔" (الفضل ۲۵ رجون ۱۹۳۶ء)

اس ارشاد کے بعد بھی اگر کوئی شخص خلیفۂ وقت کے احکام کی اطاعت ضروری نہیں سمجھتا۔ تو اسکے متعلق سوائے اسکے کیا سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ نفاق کی مرض میں مبتلا ہے۔ اور جلد یا بدیر اس مرض کا زہر بلا اثر اسکی روح کی ابدی ہلاکت کا موجب بن جائے گا۔ خدا تعالےٰ ہر شخص کو اس بد انجام سے محفوظ رکھے۔

(امۃ الرشید شوکت بنت مولوی چراغ الدین صاحب بھٹی)

ہمارا مذہب ہمیں کیوں پیارا ہے؟

کوئی پوچھے اسلام ہم کو کیوں پیارا ہے؟ تو ہم اسکو کیا بتائینگی؟ ہمیں چاہئیے کہ ہم انکو بتائیں کہ اسلام ہم کو اسلئے پیارا ہے کہ یہ ہمیں سلامتی اور راستی کا راستہ بتاتا ہے۔ ایک دوسرے کو جو ہم السلام علیکم کہتے ہیں۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ اور مذاہب بہت سے ہیں لیکن یہ سب مذہبوں سے بالا ہے۔ کسی میں بتوں کو پوجتے ہیں کسی میں پتھروں، سورج کو۔ کسی میں درختوں کو لیکن صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو ہمیں سلامتی اور سادہ روی اور صرف ایک خدا کو ماننے کی تعلیم دیتا ہے۔ عیسائی تین خدا مانتے ہیں۔ ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو توحید کی تعلیم دی۔ اور ہمارے دلوں کو شرک اور بدعت سے پاک کیا۔ ہزاروں ہزار آپؐ پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں کہ آپنے ہم کو ضلالت اور گمراہی کے گڑھے سے نکالا۔ اور سیدھے راستہ پر چلایا۔ ورنہ ہم لوگ اسی طرح ضلالت اور گمراہی کے اندھیرے میں بھٹکتے پھرتے پھر دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذاہب میں عورت کا کوئی حق نہ تھا بلکہ عورت بھی ورثہ میں ترکہ کے طور پر بانٹی جاتی تھی۔ بیٹی کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ لیکن ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باپ اور خاوند کی جائداد میں عورت کا بھی حق رکھا۔ لڑکی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا مذہب ہم کو پیارا ہے۔ اسی طرح زمانۂ جاہلیت میں ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑا رہتا تھا۔ اور یہ جھگڑے نسلاً بعد نسلٍ چلتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہم پر اپنا فضل کیا۔ اور ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کے ذریعہ سب جھگڑوں اور فتنہ و فساد کو دور کر دیا۔ اللہ اللہ کیا ہی اچھا مذہب ہے اسنے اکثر مذاہب کو نیچا کر دیا۔ ہم کو پانچ باتیں سکھائیں۔ جو قرب الٰہی کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ نماز بے حیائیوں اور برائیوں سے روکتی ہے۔ روزہ کسی غریب کی بھوک اور تکلیف کا احساس کراتا ہے۔ زکوٰۃ ہر قسم کی تکلیفوں اور پریشانیوں سے بچاتی ہے۔ حج انسان کو ہر قسم کے گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ کلمہ توحید کا سبق سکھاتا ہے۔ مَیں پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ کوئی مذہب ایسا مکمل نہیں جیسا کہ اسلام۔ اسنے ہم کو بتایا کہ جنّت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ جو شخص ماں کی خدمت کریگا۔ وہ جنّت کا مستحق ہوگا۔ اِسلام سے پہلے جو عورت کی حالت تھی۔ اس کے متعلق کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

گویا تو کنکر پتھّر تھی احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
تھا موت سے بدتر وُہ جینا قسمت سے اگر بچ جاتی تھی

اللہ اللہ کیا ہی اچھا مذہب ہے۔ اسلام سے پہلے جب کوئی عورت بیوہ ہو جاتی۔ تو اس کو خاوند کے ساتھ ستی ہونے پر مجبور کیا جاتا۔ اگر قسمت سے وہ بچ جاتی۔ تو اس کا سر منڈوا دیا جاتا۔ کسی خوشی کی تقریب میں اس کا شامل ہونا منحوس سمجھا جاتا۔ اس کے سایہ تک سے لوگ گھبراتے۔ اس کو صاف کپڑے پہننے یا تیل تک لگانے کی اجازت نہ تھی۔ اگر کسی کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوتیں۔ تو اس عورت کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا۔ لیکن ہمارا مذہب کیسا اچھا ہے۔ کہ ان سب بُرائیوں، شرک اور بدعت سے پاک ہے۔ ہمارے رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی لڑکیوں کی اچھی تربیت کرے۔ ان سے محبت سے پیش آئے۔ انکو لڑکوں کے برابر سمجھے، وہ جنّتی ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کریں اتنا ہی تھوڑا ہے۔ کہ اُسنے ہمارے اُوپر اتنے فضل اور احسان کئے۔ ہمیں ضلالت، ذلّت اور پستی کے گڑھے سے نکالا۔ اور ہر کام میں ہمیں مردوں کے دوش بدوش کھڑا کیا۔

نماز کی اہمیّت

ارکانِ اسلام میں سے دُوسرا رکن نماز ہے۔ نماز ہر ایک مسلمان مرد، عورت، جوان، بوڑھے اور بچے پر فرض ہے۔ نماز کسی حالت میں بھی معاف نہیں ہو سکتی۔ خواہ بیمار ہو یا مسافر۔ بیمار لیٹ کر نیز اشارۃً نماز ادا کر سکتا ہے۔ مسافر دوگانہ ادا کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ ہمیشہ کا مسافر نہ ہو۔ جیسے گارڈ وغیرہ ہیں ایسے مسافروں کے لئے پُوری نماز پڑھنے کا ہی حکم ہے۔ سات سال کے بچے کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور دس سال کے بچّے کے لئے نماز نہ پڑھنے پر سزا کا حکم ہے۔ نماز پڑھتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ جسم صاف، لباس صاف اور جگہ صاف ہو۔ نماز وقت پر ادا کرنی چاہیئے اور دل صرف خدا کی یاد میں محو ہونا چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کا اوّل وقت میں ادا کرنا اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ مصلّی اپنی صلوٰۃ کی حالت میں ایک سچا دُعا کنندہ ہو۔ نماز میں دلی آہوں سے، دلی تضرعات سے، دلی خضوع سے، دلی جوش سے، اللہ تعالےٰ کا فیض طلب کرنا چاہیئے۔ اور اپنے تئیں ایک مصیبت زدہ اور عاجز و لاچار سمجھکر اللہ تعالےٰ کو قادرِ مطلق اور رحیم و کریم یقین کر کے رابطہ محبت اور قرب کے لئے دُعا کرنی چاہیئے۔ اس دربار میں خشک ہونٹوں کی دُعا قابل پذیرائی نہیں۔ نیز استعداد قریبہ پیدا کرنے کے لئے اپنے دل کو ماسوا اللہ کے شغل اور فکر سے بکلی خالی اور پاک کر لینا چاہیئے کسی قسم کا حسد دل میں نہ رہے۔ انسان کی رُوحانی اصلاح اور ترقی کے لئے اسلام نے نماز پر بہت زور دیا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ نماز اپنی پوری شرائط کے ساتھ اگر سنوار کر ادا کی جائے۔ تو انسان کے خیالات اور اعمال کو پاکیزہ بنا دیتی ہے۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ یعنی نماز انسان کو فحشاء اور منکر سے بچاتی ہے۔ نیز حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر ہو۔ اور وہ اسمیں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے توکیا اسکی کچھ مَیل بھی باقی رہیگی، صحابہؓ نے جواب میں عرض کیا نہیں۔ حضورؐ اسکے بدن پر کچھ مَیل باقی نہ رہیگی۔ آپنے فرمایا۔ فَذَالِکَ مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا۔ یہی مثال پانچوں وقت کی نماز کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انکے ذریعہ انسان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ پانچ وقت اللہ تعالےٰ کے حضور سچے دل سے نمازیں ادا کریں۔ اور اسکی رضاء اور خوشنودی حاصل کریں ؎

گوہرِ تاجِ شریعت ہے نماز ✦ زیورِ اسلام و ملّت ہے نماز

(راقمہ سعادت فردوس بیگم بنت صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب)

قومی ترقی عورتوں کے تعلیم یافتہ ہونے پر منحصر ہے

قوموں کی بنیا آئندہ نسل پر ہوتی ہے۔ اور آئندہ نسل کی اصلاح کا دار و مدار زیادہ تر ماؤں پر ہوتا ہے۔ ایک ماں اپنے بچے کو جس طرح دینی رنگ میں رنگین کر سکتی ہے۔ اس طرح استاد اور استانیاں نہیں کر سکتے۔ ماں کی تربیت ایک نہ مٹنے والا نقش اور نہ بھولنے والی بات ہوتی ہے۔ اسلئے ماؤں کا تعلیم یافتہ ہونا نہایت ضروری ہے۔ نپولین کہتا ہے کہ اگر تم مجھے تعلیم یافتہ مائیں دے دو۔ تو مَیں تمہیں ایک تعلیم یافتہ قوم دینے کو تیار ہوں۔ پس عورتوں کی تعلیمی ترقی مردوں سے بھی زیادہ اہمیّت رکھتی ہے۔ کیونکہ قوم کے نونہال انہی کی گود میں پروان چڑھتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ طلب العلم فریضۃ علٰی کُلِّ مُسلمٍ و مُسلمۃٍ۔ کہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔ اس علم میں بے شک دنیوی علوم بھی شامل ہیں۔ مگر دینی علم چونکہ بقیہ تمام علوم پر فوقیت رکھتا ہے۔ اس لئے گو اور علوم بھی حاصل کئے جائیں۔ مگر دینی علم کا حصول انسان کا پہلا اور اہم فرض ہے۔ دیکھو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کو اور ان کے واسطہ سے ساری اُمت کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے اوقات کا بیشتر حصہ اپنے گھروں میں بسر کریں اور باہر جاتے وقت اپنی زینت کا اظہار نہ کریں۔ مگر اس کے ساتھ ہی فرمایا ہے۔ واذکرن ما یتلٰی فی بیوتکن کہ ان اوقات میں تمہیں چاہیئے۔ اس شریعت اور قانون کو یاد کرو۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں عطا ہوا ہے۔ گویا مسلمان عورتوں کا فرض ہے کہ وہ قرآنی شریعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رکھیں۔ اور اس کی دُوسروں کو بھی تعلیم دیں۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی عورتوں کی تعلیم پر بہت زور دیا ہے۔ ہاں آپ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ صرف ظاہری علوم پر قانع نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ دینی اور رُوحانی علم حاصل کرنا چاہیئے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں ؎

گر بعلم خشک کار دیں بُدے ٭ ہر لئیمے رازدارِ دیں بُدے

یعنی اگر ظاہری علم پر ہی دینی کاموں کا دار و مدار ہوتا۔ تو ہر کمینہ اور بداخلاق انسان دین کا رازدار بن جاتا پس عورتوں کیلئے دینی تعلیم حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ بالخصوص احمدیؑ عورتیں تو اس کی طرف جتنی توجہ کریں کم ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ احمدیت ایک مذہبی تحریک ہے۔ جس کا مدعا یہ ہے کہ دنیا میں ایک نیا نظام یا بالفاظ دیگر ایک نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کیجائے۔ خالق اور مخلوق کے درمیان جو پردہ حائل ہو۔ اسکو دور کر کے خدا اور بندوں کو آپس میں ملا دیا جائے۔ اور ایسا تبھی ہو سکتا ہے۔ جب ہم علم دین سے آگاہ ہونگی۔ پس ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ اپنی تمام سعی کے ساتھ احمدیت کی اشاعت کیلئے دینی تعلیم کو سیکھے۔ اور اپنے آقا کی خواہش کو پورا کرنیکا موجب بنے۔

(امۃ اللہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری)

صدقۂ جاریہ

"مصباح سوسائٹی" نے سیدہ امۃ الودود بیگم صاحبہ مرحومہ کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے صدقۂ جاریہ کے طور پر نو ۹ روپے اس غرض کے لئے ارسال کئے ہیں کہ ان سے چھ بہنوں کے نام ایک ایک سال کے لئے مصباح جاری کر دیا جائے۔ پانچ بہنوں کے نام تو مصباح جاری ہو چکا ہے۔ البتہ ایک پرچہ ابھی رہتا ہے۔ اگر کوئی نادار بہن مصباح کے مطالعہ کا شوق رکھتی ہوں تو اپنی درخواست دفتر مصباح میں بھجوا دیں۔ (مینجر)

ایفاءِ عہد

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۔ یعنی اے مسلمانو۔ اپنے اقرار کو پورا کرو۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ یعنی اے مسلمانو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ کہ تم زبان سے تو کچھ کہو۔ اور عمل کچھ کرو۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی فرماتے ہیں ؎

عہد شکنی نہ کرو عہد وفا ہو جاؤ
اہلِ شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہو جاؤ

غرض ایفاء عہد ایک مومن کا بہت بڑا وصف ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج کل وعدوں کے ایفاء کا بالعموم کچھ خیال نہیں رکھا جاتا۔ جو ایک خطرناک نقص ہے۔ بہنوں کو چاہیئے۔ کہ اگر ان میں یہ کمزوری پائی جاتی ہو تو اس کی اصلاح کریں کیونکہ گو یہ بظاہر ایک چھوٹی سی بات نظر آتی ہے۔ مگر اس کا دین کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔

(مطلوبہ خاتون زہرہ از میرٹھ چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسخہ کی ضرورت

میری بائیں پسلی میں عرصہ ایک ماہ سے کبھی کبھی شدید درد ہوتا ہے۔ مختلف تیلوں کی مالش کیجاتی ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ کوئی بہن مجرب نسخہ سے مطلع فرمائیں۔

(امۃ الرحمٰن رفیقہ بیگم قادیان)

میری قادیان میں دوبارہ آمد

لِلّٰہِ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر مے خواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

۲۴ جون کی صبح کیسی فرحت بخش اور مبارک تھی۔ جبکہ گاڑی مجھے دوبارہ دارالامان میں لائی۔ شوق و محبت اور بیقراری و جدائی نے دل پر ایک عجیب قسم کی کیفیت طاری کر دی تھی کبھی کبھی خوشی سے آنسو رواں ہو جاتے۔ اور مَیں سجدہ شکر ادا کرتی۔ اور کہتی۔ کہ اے قادر توانا تجھ میں سب قدرت ہے۔ غیر ممکن کو ممکن کرنے والے، میری آہوں کو قبولیت کا جامہ پہنانے والے۔ دوبارہ مجھے دارالامان میں پہنچانے والے۔ مَیں تیرے قربان۔ کہاں سے زبان لاؤں جو تیرا شکر ادا کرے۔ کس طرح تیرے لاکھوں احسانوں کا بدلہ چکاؤں۔ یا الٰہی مجھے کس قدر اس مقدس مقام سے محبت ہے۔ اور دارالامان میں کتنی کشش ہے۔ جس نے مجھے ایک دن بھی وطن میں آرام سے نہ بیٹھنے دیا۔ جبتک وطن میں رہی دیوانوں کی طرح کیفیت طاری رہی۔ ۲۴ گھنٹہ میں کوئی سیکنڈ یا منٹ خالی نہ تھا جس میں میرے دل سے دارالامان کا خیال فراموش ہوتا۔ آنکھیں قادیان کی مقدس بستی کے دیکھنے کو روتیں۔ کان حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور باشندگان قادیان کی آواز سننے کے لئے تڑپتے۔ زبان دارالامان کی متبرک ہستیوں سے باتیں کرنے کو ترستی۔ غرض دل میں ایک ایک آگ سی لگ جاتی۔ اور مَیں ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ کر بارگاہِ رب العزت میں حاضر ہوتی۔ گریہ و زاری کرتی۔ اور دُعاؤں سے کام لیتی۔ والدین کہتے۔ دیوانی ہوگئی ہے۔ اس کو ہماری محبت نہیں رہی۔ اب یہ قادیان نہ جانے پائے۔ لیکن خدا کے فضل اور رحم سے میری دُعا تو قبولیت کا جامہ پہن چکی تھی۔ اب کون اسے رد کر سکتا تھا۔ آخر وہ دن اور وہ مبارک ساعت آگئی کہ مَیں قادیان آنے کے لئے تانگہ پر سوار ہوگئی۔ والدہ وغیرہ رو رہی تھیں۔ مَیں بھی رو رہی تھی۔ کہ وطن اور عزیز و اقارب کی جُدائی سب پر شاق گذرتی ہے۔ اور یہ دن سب لڑکیوں کو دیکھنا پڑتا ہے۔ مگر مَیں دنیا کی خاطر نہیں بلکہ خدا اور اس کے رسولؐ کی خاطر اپنے عزیز والدین کو چھوڑ رہی تھی۔ ۲۲ جون کو وطن سے روانہ ہوئی۔ اور ۲۴ جون کو ۱۲ بجے دن کے دارالامان پہنچی۔ میرے وہی محسن، ہمدرد جو مجھے رخصت کرنے گئے تھے۔ جن کے دل اس دن غم و الم سے لبریز تھے۔ آج مسرت و انبساط سے جھوم رہے تھے چنانچہ قادیان کے سٹیشن پر میری محسن و ہمدرد بہنوں نے مجھے دیکھکر محبت و جوش میں سینہ سے چمٹا لیا السلام علیکم کرتے ہوئے پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور مزاج پرسی کے بعد ہم سب تانگہ پر بیٹھکر شہر چلدیئے۔

معزز ناظرات میرے لئے دُعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے تا مرگ دارالامان میں ہی رکھے۔ نیز والدین کے لئے بھی دُعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں صراطِ مستقیم دکھائے۔

(طالب دُعا نسیمہ بیگم نسیم پُوروی حال قادیان)

ولادت

میرے بڑے ماموں جان جناب شیخ محمد مستقیم صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل مقیم انبالہ کے ہاں اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴ جولائی کو فرزند عطا فرمایا ہے مصباحی بہنوں سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ مولود کو درازی عمر عطا کر کے خادم دین بنائے اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین ثابت کرے۔

(امۃ اللہ از سری نگر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحصیلِ علم کی برکات

تحصیلِ علم زندگی کے لئے نہایت مفید اور اہم چیز ہے۔ اسلئے کہ علم ہی انسان کی زندگی کے ہر شعبہ میں اس کی حقیقی راہنمائی کرتا ہے ایک عالم کی زندگی اور جاہل کی زندگی میں زمین و آسمان کا فرق ہے بہت بڑا امتیاز ہے جس کا ہماری محدود نظر احاطہ نہیں کر سکتی۔ تاریخ عالم ہم پر یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح کر رہی ہے۔ کہ وہ اقوام جو تعلیم کی شیدائی تھیں۔ جنہوں نے علم کے حصول میں اپنی جانوں، اپنے اموال اور اپنے اوقات کی پرواہ نہ کی اور تعلیم یافتہ بنکر مہذب نام پایا۔ ان جاہل اور پسماندہ اقوام کے مقابلہ میں کہیں بڑھ چڑھ کر تھیں۔ علم والے حاکم تھے اور جاہل محکوم۔ علم والے مخدوم تھے اور جاہل خادم۔ حاکم اور محکوم کا امتیاز کوئی معمولی امتیاز نہیں۔ اور یہ فرق نمایاں محض علم کا مرہونِ منّت ہے۔

جاہل اور عالم کا فرق ایک اندھے اور سوجاکھے کے فرق کی طرح ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے جہالت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو نہ سمجھا۔ اور نہ پہچانا۔ وہ خدا اور انسان میں فرق نہ کر سکے۔ تاریخ ہمیں پتہ دیتی ہے۔ کہ جاہل لوگوں نے اپنی انتہائی جہالت کے باعث خود اپنے ہاتھوں سے پتھر تراشے اور خود ہی ان کے آگے سربسجود ہو گئے۔ جہالت انسان کو بہت دور پھینک دیتی ہے۔ پس جاہل انسان نہ خدا کو پا سکتا ہے۔ اور نہ دنیا حاصل کر سکتا ہے۔ نہ تمدن میں ترقی کر سکتا ہے۔ اور نہ تجارت میں اس کے لئے کوئی فائدہ ہے۔

ذرا لوگوں کی اسلام کے طلوع سے قبل کی حالت پر تو نظر دوڑاؤ۔ وہ بے دین تھے۔ انسان کا قتل ان کے لئے معمولی بات تھی۔ وہ ماؤں سے شادی کر لیتے تھے فسق و فجور میں لاثانی تھے۔ شر اور فساد میں سب سے بڑھے ہوئے تھے۔ علم و تہذیب سے بالکل ناآشنا تھے۔ مگر علمِ رُوحانی کے جوہر نے جو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل کیا۔ ان میں وہ حیرت انگیز تبدیلی پیدا کی کہ یا تو وہ جاہل تھے، یا تمام دنیا کے اُستاد بن گئے۔ یا تو فسق و فجور میں مبتلا تھے، یا خدا رسیدہ اور خدا نما ہو گئے۔ اور یہ وہ قوم تھی جو تھوڑے عرصہ میں بجلی کی طرح کوند کر جہان بھر کو منور کر گئی۔ اور ایسی مہذب بنی کہ دنیا کے مہذبوں کو اسکے سامنے زانوئے ادب خم کرنا پڑا۔

یہی وہ علم کی برکتیں تھیں۔ یہی وہ علم کے خزانے تھے۔ یہی وہ علم کے زریں اور انمول نتائج تھے جن کے پیشِ نظر دنیا و آخرت کے سردار ابو الانبیاء حضرت محمد مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی اُمّت کے لئے حصولِ تعلیم انسانی زندگی کا جزو لاینفک قرار دیا۔ اسے اتنی اہمیت دی کہ جنگ بدر کے کفار قیدیوں کو اپنے گھروں میں رکھکر مسلمانوں کو ان سے تعلیم دلوائی۔ اور جو اس سے نتائج پیدا ہوئے وہ ہر بینا آنکھ پر واضح اور عیاں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ العلم فریضةٌ علٰی کُلِّ مُسلمٍ و مُسلمةٍ۔ کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے اختیاری امر قرار نہیں دیا بلکہ "فرض" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جیسے اسلام کے ارکان فرض اور واجب ہیں۔ پھر ایک جگہ فرمایا۔ اُطلُبُوا العِلمَ مِنَ المَھدِ اِلَی اللَّحدِ۔ یعنی پنگھوڑے سے لحد تک علم حاصل کرتے چلے جاؤ۔ تمہاری پیدائیش، تمہارا بچپن، تمہاری بلوغت، تمہاری جوانی اور تمہارا بڑھاپا غرضیکہ ساری عمر حصولِ تعلیم میں صرف ہونی چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انہی پُر حکمت ارشادات کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشِ نظر جماعت کو تعلیم کی طرف حد درجہ راغب کیا۔ اور مدرسۃ بنات لڑکیوں کی علمی ترقی کے لئے جاری کیا۔ جس میں نہ صرف ہمیں دنیوی علوم سکھائے جاتے ہیں۔ بلکہ دینی تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ کیا جاتا ہے۔ اور یہی وہ امتیاز ہے جو ہمارے سکولوں کو دیگر اسلامی سکولوں کے مقابلہ میں حاصل ہے۔ اور انہیں ہر حال میں فائق رکھتا ہے۔ ان ہر دو تعلیموں کی ہمیں اسوقت زیادہ قدر معلوم نہیں ہو رہی۔ لیکن جب ہم فارغ ہوں گی۔ اور تعلیمی کورس کو مکمل کر چکیں گی۔ تو اس وقت اصل قیمت کا اندازہ کر سکیں گی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو حصولِ علم و معرفت کا اتنا شوق تھا۔ کہ وہ چشمۂ علم یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک لحظہ بھر جدا ہونا بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگیاں اس مقصد کے حصول میں صرف کر دیں۔ اور ساری عمر اسی مدعا پہ قربان کر دی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ انہوں نے عین جوانی یعنی تیس ۳۰ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ اور اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دہن مبارک سے بکھرنے والے موتیوں کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رکھنے کے جوش میں تمام جذبات کو مار کر ایک بے نوا فقیر کی طرح اپنے آپ کو حضورؐ کے قدموں میں ڈال دیا۔ اور سایہ کی طرح ہر وقت آپؐ کے ساتھ رہتے۔ کئی کئی فاقے گذر جاتے۔ مگر پیٹ پر پتھر باندھکر اس وجہ سے مسجد ہی میں پڑے رہتے کہ ایسا نہ ہو۔ کھانے کی فکر میں باہر جائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لاکر کوئی بات ارشاد فرمائیں اور یہ اس کے سننے سے محروم ہو جائیں۔ اللہ اللہ کس قدر جانفشانی کا نظارہ ہے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ یہ مثال میں نے اس لئے پیش کی ہے۔ تا یہ ہماری راہنمائی کر سکے۔ اور یہی شوق ہمارا راہبر ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری محنتوں کو ٹھکانے لگائے۔ اور ان سے ہمیں پورا پورا فائدہ حاصل ہو۔

(سارہ بیگم درجہ ثالثہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احساس ذمہ واری

احساس ذمہ واری کا یہ مطلب ہے کہ جو کام کسی شخص کے سپرد کیا جائے۔ وہ اس کام کو یہ خیال رکھکر کرے۔ کہ اس کام کی پورے طور پر سرانجام دہی میرے ذمہ ہے۔ اور اگر میں اس کام کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچاؤنگا۔ تو مجھے اس کی سزا برداشت کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھنا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ بغیر ذمہ واری کے احساس کے دنیا میں کوئی کام بھی احسن طور پر سرانجام نہیں پا سکتا۔ جس قدر کام دنیا میں بگڑ جاتے اور ادھورے رہ جاتے ہیں۔ ان کا بڑا باعث ذمہ واری کا عدم احساس ہی ہوتا ہے۔ مثلاً ایک استاد اگر اپنی ذمہ واری کو محسوس نہ کرے۔ اور اپنے شاگردوں کو محنت اور شوق سے نہ پڑھائے۔ اور امتحان کے آنے سے قبل انکو پورے طور پر تعلیمی لحاظ سے کامل نہ کرے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس کے شاگرد فیل ہو کر اس استاد کی تعلیمی قابلیت کے لئے بدنما دھبّہ ثابت ہوں گے۔ اسی طرح ایک جرنیل جو اپنی ذمہ واری کا احساس رکھتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی فوج کو جنگی فنون سے کماحقہٗ آگاہ کرے۔ اور سامانِ جنگ سے ان کو آراستہ رکھے۔ ورنہ وقت آنے پر وہ ناکام سپاہی ثابت ہونگے جو شکست کھا کر اپنی قوم کو دوسروں کا غلام بنائیں گے۔ اور

اسے ذلیل وخوار کردیں گے۔ بعینہٖ اسی رنگ میں ایک سمجھدار ماں کی یہ ذمہ واری ہے۔ کہ وہ اپنی اولاد کی اچھے طور پر تربیت کرے۔ اور ان کو اخلاقِ حسنہ کے زیور سے آراستہ کرے۔ بچے فطرتاً نقال ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ انہی کاموں کو اختیار کرتے ہیں جو ان کے والدین کر رہے ہوں۔ قطع نظر اس سے کہ وہ کام اچھے ہوں یا بُرے۔ کیونکہ وہ کسی چیز کے حسن و قبح پر بصیرت سے نگاہ نہیں ڈال سکتے۔ پس والدین کا فرض ہے کہ وُہ اپنی اولاد کے سامنے وہی کام کریں۔ جو قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق ہوں۔ تاکہ بچے بھی انہی کاموں کو اختیار کرکے خدا اور اس کے رسُولؐ کی خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں۔ لیکن اگر والدین ان کے سامنے نازیبا حرکات کا ارتکاب کریں گے۔ تو بچوں پر اس کا بہت بُرا اثر ہوگا اور ایسی اولاد قوم اور وطن کے حق میں زہر قاتل ثابت ہوگی۔ اسی طرح دیکھا جاتا ہے۔ کہ جب کسی شخص کو کہا جائے۔ کہ تم اپنے بچوں کو نماز روزہ کے لئے کیوں مجبور نہیں کرتے۔ تو وہ نہایت بے تکلفی سے کہدیا کرتا ہے۔ کہ ابھی وہ تو بچے ہیں۔ یہ جواب کسی صورت میں بھی درست سمجھا نہیں جاسکتا۔ کیونکہ اگر بچوں کو بچپن سے ہی عبادت کی عادت نہ ڈالی جائے تو بڑے ہوکر وہ ہرگز نماز وغیرہ کے عادی نہ ہوسکیں گے۔ کیونکہ ہر کام کی عادت آہستہ آہستہ ہوا کرتی ہے۔ پس ایسے والدین جو اپنے بچوں کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں۔ ذمہ واری کا احساس رکھنے والے قرار نہیں دئے جائیں گے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کلکم راعٍ و کلکم مسئول عن رعیتہٖ۔ یعنی ہر شخص اپنے اپنے ماحول میں نگران ہے۔ اور اگر وہ اس نگرانی کے فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیگا۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ اس حدیث کے مفہوم کے لحاظ سے والدین کی رعیت ۔ ان کی اولاد استاد کی رعیت اس کے شاگرد، ایک جرنیل کی رعیت اس کی فوج، ایک مرشد کی رعیت اس کے پیرو۔ اور ایک بادشاہ کی رعیت وہ لوگ ہوں گے جو اس کے ملک میں رہتے ہونگے اور یہ سب لوگ اپنی اپنی رعایا کے متعلق عدم نگرانی کی صورت میں قابلِ سرزنش قرار پائیں گے۔

علاوہ اور ذمہ واریوں کے وہ بڑی ذمہ واری جو جماعت احمدیہ کی مستورات پر عائد ہوتی ہے تبلیغ احمدیت ہے۔ پس ہر احمدی عورت کا فرض ہے۔ کہ وہ مسائل دینیہ سے آگاہ ہوکر احمدیت کا بول بالا کرے یہانتک کہ ہمارا کھانا، پینا، پہننا، سونا اور جاگنا سب کچھ تبلیغ ہی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ۔ یعنی اے فرستادہ یزدانی پیغام الٰہی کو لوگوں تک پہنچا۔ اس آیت کریمہ میں گو براہ راست رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مخاطب ہیں۔ مگر در اصل تمام اُمّت سے خطاب ہے۔ اور ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ تبلیغ سے کسی وقت بھی غافل نہ ہو۔

غرض دنیا میں ہر انسان پر کوئی نہ کوئی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اور اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کو کماحقہٗ ادا کرے۔ کیونکہ احساسِ ذمہ واری ہی میں کامیابی کا راز مضمر ہے۔

(امۃ اللطیف عفّت۔ دار العلوم قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستِ دُعا

میری خالہ زاد بہن عزیزہ بیگم صاحبہ بخار میں مبتلا ہیں۔ مصباحی بہنیں ان کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

(نصیرہ نزہت)

موسمی تعطیلات میں احمدی لڑکیوں کے فرائض

آجکل مدرسوں میں موسمی تعطیلات ہیں۔ ان تعطیلات کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ کسی قدر آرام کے بعد معلمین اور متعلمین دونوں تازہ دم ہو کر پھر پڑھائی کے قابل ہو سکیں۔ اسکے علاوہ تعطیلات سے ایک اور مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ مدرسے کی چاردیواری سے باہر بھی طالبعلموں کو کچھ عملی کام کا تجربہ ہو۔ تا تعلیم کے ساتھ زندگی کے عملی پہلو کی تکمیل بھی ہوتی رہے۔ ہمارا مدرسہ درحقیقت ایک مذہبی جماعت کا دینی مدرسہ ہے۔ پس ہمیں تعطیلات کے ایام میں اس تعلیم کو جو ہم نے مختلف تھیوریوں یا اصولوں یا مسائل کے رنگ میں حاصل کی ہے۔ عملی رنگ میں نمایاں کرنا چاہیئے۔ اور اس کی کئی صورتیں ہیں۔ (۱) ہمارا فرض ہے کہ ہم نے یہاں جو دینی مسائل سیکھے ہیں۔ وہ ہم اپنی دوسری بہنوں کو سکھائیں۔ تاکہ جو بہنیں کسی مجبوری کیوجہ سے ہمارے مدرسہ میں تعلیم حاصل نہیں کر سکتیں۔ ان کو بھی ان مسائل سے واقفیت ہو جائے۔ علم جتنا دوسرے کو پڑھانے سے بڑھتا۔ اور پختہ ہوتا ہے۔ اتنا اور کسی ذریعے سے نہیں ہوتا۔ پس دوسروں کو دینی مسائل سکھانے سے جہاں ان کو فائدہ ہوگا۔ وہاں ہماری ذات کو بھی فائدہ ہوگا۔ یہ تو دنیاوی فائدہ ہوا۔ روحانی فوائد اس کے علاوہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ کسی کو کوئی علم کی بات بتانا بہت بڑے ثواب اور اجر کا موجب ہے۔ اور قرآن مجید میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مسلمانوں کو خدا تعالیٰ نے کھڑا ہی اسلئے کیا ہے۔ کہ وہ بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہبودی کا خیال رکھیں۔ پس ہمارے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز یہ ہے کہ ہم جہاں جائیں۔ وہاں اپنی دوسری بہنوں اور مستورات کو علم دین سکھائیں۔

ہمارا دوسرا فرض یہ ہے کہ ہم لوگوں کو نیک نمونہ دکھائیں۔ تا ہمارا نیک نمونہ جہاں غیروں کے لئے تبلیغ کا ذریعہ ہو۔ وہاں اپنوں کے لئے خوشی اور راحت کا باعث ہو۔ کہ ہم نے دارالامان میں رہ کر نیکی اور تقویٰ کی تعلیم حاصل کی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو ہر موقع پر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ باہر ہمارے اعمال کی کڑی نگرانی ہوگی۔ بیگانے اعتراض کے لئے نگرانی کریں گے۔ اور اپنے دارالامان کی تعلیم کا اثر دیکھنے کے لئے۔ سو ہمیں اپنے نیک نمونہ سے اس امتحان اور نگرانی میں پورا اترنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو ہماری وجہ سے ہمارے مدرسہ اور جماعت کی بدنامی ہو۔ نیک نمونہ بننے کیلئے ہمیں اپنے مقصد کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔ اور پھر باقاعدہ پروگرام بنا کر اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"بہت سے انسان اس لئے نیک کاموں سے محروم رہ جاتے ہیں کہ ان کے سامنے کوئی مقصود نہیں ہوتا۔ اور وہ نہیں جانتے کہ اپنے فارغ اور زائد وقت کو کہاں صرف کریں۔ اور اس وجہ سے جب کبھی ان کو فارغ وقت ملتا ہے۔ وہ اسے سستی میں ضائع کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے لئے نیک ارادوں کی ایک فہرست بنالے۔ اور اسے اپنے ذہن میں رکھے۔ تو اس کو فارغ اوقات میں ان ارادوں کو پورا کرنے کی تحریک ہوتی رہتی ہے۔ اور وہ بہت سے ایسے کام کر لیتا ہے جن سے اس کا دوسرا بھائی جس نے پہلے سے اپنے لئے کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقصود قرار نہیں دیا ہوتا محروم رہ جاتا ہے"۔

پس ہمیں چاہیئے کہ احمدیت کی طرف سے جو مطالبہ ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اسکو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اور کبھی کوئی ایسی بات نہ ہونے دیں جس سے کسی کو ہم پر اعتراض کرنے کا موقع مل سکے۔

اسکے علاوہ ہمیں یہ بات بھی نظرانداز نہیں کرنی چاہیئے کہ ہماری اس عمر کی عادتیں ہماری آئندہ زندگی کو بہتر یا بُری بنانے کی ضامن ہیں اگر ابھی سے ہمنے اچھی عادتیں پیدا نہ کیں۔ تو بڑی عمر میں ہماری زندگی کبھی کامیاب زندگی نہیں ہو سکتی پس اس لحاظ سے بھی یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم ابھی سے اپنی عادات کو درست کریں۔

ہمارا تیسرا فرض یہ ہے کہ ہم جہاں جائیں وہاں جماعتی کاموں میں دلچسپی کا اظہار کریں بعض بہنیں ناواجب طور پر شرماتی رہتی ہیں۔ حالانکہ نیک کاموں میں تو ایکدوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنی چاہیئے مثلاً اگر کہیں لجنہ اماء اللہ قائم ہو تو اسکے کام میں وہاں کی کارکنات کو مدد دیں۔ جلسوں وغیرہ میں تقریریں کرنی پڑیں تو اس سے بھی حجاب محسوس نہ کریں۔ یہ خیال اپنے دل سے نکال دینا چاہیئے کہ ابھی ہم کام کرنے کے قابل نہیں ہوئیں۔ قابلیت بھی مشق سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ جو لڑکیاں یہاں جلسوں وغیرہ میں تقریریں کرتی ہیں انکو تو گھبرانے کی کوئی ضرورت ہی نہیں لیکن جو بہنیں ابھی تقریریں نہیں کرتیں ان کیلئے مشق کا بہت اچھا وقت ہے۔ باہر عموماً دینی علوم سے اتنی واقفیت نہیں ہوتی جتنی یہاں ہے۔ اسلئے وہ بے دھڑک باہر تقریریں کر سکتی ہیں۔ ہماری جماعت میں اچھی تقریریں کرنے والی لڑکیوں کی بہت کمی ہے۔ اس کمی کو اب ہم نے ہی پورا کرنا ہے۔ یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ بیرونی کالجوں کی لڑکیاں تو خوب تقریریں کر سکتی ہیں مگر ہمارے ہاں ابھی تک اس طرف پوری توجہ نہیں ہے۔ مومن تو نیک اور اچھی باتوں میں کسی کو آگے بڑھنے نہیں دیتا۔ اس لئے ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اچھی مقرر بنیں۔ اور میرے نزدیک اس کی مشق کا یہ بہترین موقع ہے۔ کہ ہم باہر کی لجنات میں تقریریں کریں۔ اس سے جہاں ایک طرف ہماری مشق ہو گی۔ وہاں دوسری طرف مقامی بہنوں میں جوشِ عمل پیدا ہو گا۔ اور ہمارے لئے یہ کتنا خوش کن امر ہو گا کہ سلسلہ کی مستورات میں ہماری وجہ سے ایک زندگی پیدا ہو جائے۔ ہمیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش نہیں ہونا چاہیئے جیسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

"جو شخص احمدیت کو قبول کر کے اس بات پر خوش ہو جاتا ہے۔ کہ میں وفاتِ مسیح کا قائل ہو گیا ہوں۔ یا آنے والے مسیح پر ایمان لے آیا ہوں۔ یا میں نمازیں باقاعدہ پڑھنے لگا ہوں۔ یا میں روزے باقاعدہ رکھتا ہوں۔ یا زکوٰۃ دیتا ہوں۔ یا میں حج اگر مجھے توفیق ہے تو بجا لا چکا ہوں۔ اور یہ خیال کرتا ہے۔ کہ گویا اس نے احمدیت پر عمل کر لیا۔ تو اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص سمندر میں سے ایک گلاس پانی نکال کر یہ خیال کرے۔ کہ سمندر میرے قبضہ میں آ گیا ہے۔ اور وہ ان لوگوں میں سے ہے۔ جن کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم کچھ حصہ قرآن پر ایمان لاتے ہو۔ اور کچھ حصہ کا انکار کرتے ہو۔ آخر وہ وسیع تعلیمیں جو قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں۔ کیا ان کی طرف توجہ کرنے والے مسلمانوں میں سے باہر کوئی اور لوگ ہوں گے؟ یا کیا یہ قرآن کریم کے حصے بیکار پڑے رہیں گے؟ پس جماعت کا فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کے تمام مطالب اور تمام تعلیمات کو زندہ کرے"۔

مختصر یہ کہ ہمارا فرض ہے کہ چھٹیوں کو ہم ضائع نہ کریں۔ بلکہ ان میں مفید کام کرنے کی کوشش کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

(سیدہ بشریٰ بیگم درجہ ثانیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم بہنوں سے خطاب

مجھے مردوں کے اس قصور کا اعتراف ہے کہ "حقوقِ نسواں" کے بارے میں ان سے بے انصافی ہوئی۔ لغزش ہوئی۔ بے پرواہی ہوئی۔ اور ایسی ہوئی۔ کہ غصب حقوق تک نوبت پہنچی۔ جو قابلِ صد افسوس ہے۔ اس کی ضرور اصلاح ہونی چاہیئے۔ یہ میں مانتی ہوں لیکن مجھے اس سے اتفاق نہیں کہ خواتین اس کا سدِّ باب اس طرح کریں کہ سرکشی سے ابتدا ہو، اور بغاوت پر انتہاء۔

مرد ضرور آپ کے حقوق غصب کرنے کے مجرم ہوئے۔ نہ صرف آپ کے بلکہ شریعت کے بھی۔ مگر اب کیا ضرورت ہے۔ کہ آپ بھی انہی غلطیوں کا ارتکاب کریں؟

مفاد ملّی کو اگر انہوں نے نظر انداز کیا تو سخت غلطی کی۔ شریعت کی حکم عدولی کی تو بہت بُرا کیا۔ اور ظاہر ہے کہ اس کی سزا بھی انہیں بہت کافی بلکہ کافی سے زیادہ ملی۔ کیونکہ قومی بربادی شریعت کے انحراف سے شروع ہو کر کہاں تک پہنچی۔ آپ کو غلام بنایا تو خود بھی آزاد نہ رہے۔ آپ کی وقعت کم کی۔ تو ان کی وقعت بھی دنیا سے کم ہوگئی۔ کیونکہ دنیا دار المکافات ہے۔ مگر آپ کو ان سے سبق لینا چاہیئے۔ اور کوئی ایسا کام نہ کرنا چاہیئے جس سے قومی عظمت پر حرف آئے۔ مفادِ قومی عظمتِ قومی اور احکام شریعت کا احترام مرد و عورت پر یکساں عائد ہے۔

پس شریعت کی عظمت کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی حدود کے اندر، احکام شریعت کے ماتحت رہ کر بے شک اپنے حقوق کا تحفظ اور مطالبہ کریں۔

اس طرح کسی کو اعتراض بھی نہ ہوگا۔ شریعت کی حمایت بھی حاصل ہوگی۔ شریعت پسند آپ کے ہمنوا ہونگے۔ اور!! آپ جلد انشاء اللہ اپنی مراد کو پہنچ سکیں گی! مگر بصورتِ دیگر ناکامی کے علاوہ ڈر ہے۔ مردوں کے ہاتھوں جو قومی نقصان ہو چکا، وہ تو ہو چکا، رہی سہی کسر عورتیں اس طرح نہ پوری کردیں۔

اور سوچیئے تو ان حد سے گزری ہوئی باتوں کا فائدہ بھی کیا ہے۔ ع ناز بھی کر تو بہ اندازۂ رعنائی کر

ہر کام جو کیا جاتا ہے کسی فائدے کے لئے کسی نفع کے پیش نظر، اگر نفع کی بجائے خرابی کا امکان ہے تو اپنی "سٹیم" کھونا، جدوجہد کو رائیگاں اور کوششوں کو لاحاصل بنانا کوئی دانشمندی ہے؟ ے

کام وہ کر کہ ہر جس کام کا انجام اچھا!
بات وہ کر کہ جسے کہہ کے پشیمان نہ ہو

میری بہنو! ضرورت اس بات کی ہے کہ پہلے مردوں کی رگِ انصاف کو بیدار کرنے کی پوری پوری کوشش کریں کہ وہ ایک عرصہ سے بیکار رہ رہ کر زنگ آلود ہوگئی ہے۔ شریعت کاملہ کے احترام، اور بربادیٔ قوم کے نوحے سے اس کا زنگ دُور کریں۔

قصۂ ماضی کو تازہ کرنے اور مستقبل کو بالکل ویسا بنا لینے پر آمادہ کریں۔ اپنے بچوں کے دلوں میں خشیت اللہ پیدا کریں۔ عزتِ اسلامیہ کے لئے سینہ سپر، خود غرضی سے اجتناب، قومی فوائد پر ذاتی فوائد قربان کردینے کا شیوہ۔

یہ اسباق نہایت اہم اور ضروری ہیں۔ اپنے بچوں کے سینے ان نقوش سے منقش کرو۔ کہ آپ کے بغیر کوئی انہیں نقش نہیں کرسکتا۔ ان کو منقش کرنے کے لئے آپ کی سرگرمی کی ضرورت ہے۔ شوہروں اور بچوں کو ان راستوں پر گامزن کرو! پھر!! جب وہ شریعت کے سچے پیرو کار ہوجائیں گے۔ تو آپ کے ہی نہیں،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب کے حقوق "غصب" کی دستبرد سے محفوظ ہو جائیں گے۔ کیا حقوق العباد، کیا حقوق اللہ، کسی کے لئے کوئی خطرہ نہ رہیگا۔ غصب کون کرتا ہے؟ بددیانتی کا مجرم کون بنتا ہے؟؟ جاہل! اور!! ناخداشناس!! ضبطِ نفس سے عاری!!

جب آپ اس خامی کو ان کے اندر سے دُور کر دینگی۔ شریعت اور انصاف کے راستے پر چلا دینگی، تو۔ یہ خطرے بھی مفقود ہو جائیں گے۔

اسلام کے آغاز میں عورتوں کے حقوق بالکل محفوظ تھے۔ اسی لئے کہ اگرچہ وہ ابھی ابھی جہالت کی ضلالت سے نکلے تھے۔ تاہم شریعت کے قشر کو نہیں مغز کو پا گئے تھے۔ جزا سزا سے واقف بُرے بھلے کے نتائج اُن پر روشن تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ نفس کے محاسبے میں کوشاں رہتے۔ ذراسی خامی پر اپنے نفس کو خود سخت سزائیں دیتے۔ کانپتے تھے بددیانتی سے، تھراتے تھے گناہوں کے مؤاخذہ سے، اور ڈرتے تھے حساب کے دن سے۔

یہ اس لئے کہ شریعت کے سچے پیرو کار تھے۔

بس کامیابی چاہتی ہو۔ تو اپنی اولاد اور شوہروں کو یہی مشعل دکھائیں ؛

(عاجزہ امۃ الحفیظ از برما)

تحریک جدید کا جلسہ

۷ر جولائی مسجد احمدیہ میں تحریک جدید کا جلسہ زیر صدارت محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ منعقد ہوا۔ ۲۴ بہنیں شامل جلسہ ہوئیں۔ انیس ۱۹ مطالبات بہنوں نے باری باری پڑھے۔ بعد میں دو نظمیں پڑھی گئیں۔ اور دُعا پر جلسہ برخواست ہوا ؛

(سعیدہ بیگم سکرٹری تبلیغ)

فقہی مسائل

مسائل جنازہ

جو شخص میدان جنگ میں مارا جائے۔ اور جنگ مذہبی ہو۔ تو ایسے شخص کا جنازہ پڑھنا ضروری نہیں۔ اور نہ اُسے غسل اور کفن کی حاجت ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو ایسے وبائی مرض سے مرے۔ جس سے دُوسروں کے بھی بیمار ہونے کا خطرہ ہو۔ تو ایسے شخص کو اس کے کپڑوں میں بغیر غسل کے دفن کر دینا جائز ہے۔ ہاں اس کا جنازہ ضرور پڑھنا چاہیئے جب قبرستان میں آدمی جائے۔ تو اسے یہ کہنا چاہیئے:۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ٥ اے مُسلمان اہل قبور تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی انشاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ قبروں کی زیارت کیا کرو۔ کیونکہ اس سے موت یاد آتی ہے۔ بہشتی مقبرہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بلندئ درجات اور مشن میں کامیابی اور سب دفن شدہ اصحاب کیلئے حضور کے مزار پر دعا کرنی چاہیئے۔ قبرستان میں جا کر آدمی اگر دُعا کرے۔ تو وہ دُعا اہلِ قبور کی مغفرت اور ترقی مدارج کے لئے ہونی چاہیئے۔ شرک کی کسی قسم کی بُو اس میں نہیں ہونی چاہیئے۔ مثلاً قبر والے سے کوئی مراد مانگنی یا اہلِ قبر سے کہنا کہ تو ایسا کر، بالکل ناجائز ہے۔ کیونکہ بجز اللہ کے کوئی دُعا نہیں سُن سکتا۔ اس لئے جو کچھ مانگنا ہو اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے۔ میّت کو دفن کرنے کے بعد میّت کیلئے اور اس کے پسماندگان کیلئے دُعا کرنی چاہیئے۔ اسقاط۔ اور قل۔ اور جمعراتیں وغیرہ سب لغو رسوم ہیں۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ہاں میّت کی طرف سے حسب توفیق صدقہ کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح میت کے مال کو شریعت کے مطابق ورثاء میں تقسیم کرنا چاہیئے ؛ (مرسلہ سلیمہ قدسیہ از نیلا ہاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدِ مرحوم کی یاد میں

والدِ محترم جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب (اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے) کی وفات کی اطلاع بذریعہ تار ملی۔ ان کی حسرتناک وفات سے دل بھر آیا۔ اور چند دُعائیہ اشعار زبان پر آ گئے۔ جو طلب مغفرت کرتے ہوئے درج ذیل کرتی ہوں:۔ شمیم از برما

پیارے والد رحمتیں حق کی ہوں تم پر بیشمار
بیکراں اکرام کے وارث بنو پیارے پدر
چادرِ عفو و کرم بے حد ہی ہو تم پر وسیع
تاقیامت آپ کو مرقد میں حاصل ہو، سکوں
قرب ہاتھ آئے مسیحؑ پاک کا ہردم تمہیں
چھوٹ کر دارِ محن سے تا ابد دل شاد ہوں
موردِ الطافِ بے پایاں نظر آؤ وہاں
ہوں کشادہ بابِ جنّت سب کے سب تیرے لئے

حشر تک تربت پہ برسے اس کے فضلوں کی پھوار
"رحمتی وسعت" کی ہو تفسیر تم پر آشکار
ڈھانپ لے بخشش میں، ستّاری میں لے پروردگار
اور رُوحِ مطمئن کو باغِ جنّت میں قرار
ساقیٔ کوثرؐ کے دامن میں ملے تم کو سہار
ہو فضائل میں ترقّی آپ کی لیل و نہار
شانِ رحمت تم پہ چھانے کے لئے ہو بیقرار
فضلِ ایزد کی گھٹائیں تم پہ ہوں ہردم نثار

آہ! جو پائے کرم ہوں تجھ سے اے ربِّ رحیم
رحمتوں کے سائے میں انکو سدا مسرور رکھ
تیرے احسانوں کی اُن پر یُوں چلے بادِ سخا

تیری رحمت میرے والد پر ہو نازل بار بار
بخششیں اتنی کہ جن کی کوئی حد ہو نے شمار
محوِ حیرت دیکھکر جس کو ہو، رُوحِ کامگار

نزہتیں فردوس کی آ آ کے بس چھاتی رہیں
اور شمیم فضل سے تربت کو مہکاتی رہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظانِ صحت

قبض کے متعلق چند ضروری باتیں

آجکل آپ دیکھتی ہوں گی۔ کہ لوگ مختلف قسم کے امراض کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ان سب بیماریوں کا اصل سبب قبض ہوتی ہے۔ قبض تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ اسی لئے اس کو ام الامراض کہتے ہیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ اس سے بچا جائے۔

قبض آنتوں میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہو جانے کیوجہ سے ہوتی ہے۔ اور اس کے زیادہ تر اسباب ثقیل غذا، سستی، ورزش نہ کرنا، ہوا خوری نہ کرنا۔ حقہ نوشی زیادہ کرنا اور ترش چیزوں کا زیادہ استعمال کرنا ہیں۔ جب غذا کم کھائی جائے یا بہت کھائی جائے اسوقت بھی قبض کی شکایت ہو سکتی ہے۔ اور بعض دفعہ تو قبض کا سبب صرف کم پانی پینا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات جب انسان دماغی کام زیادہ کرتا ہے۔ اور عصبی طاقت زیادہ خرچ ہوتی ہے۔ تو انتڑیوں کی رفتار سست ہو جانے کی وجہ سے بھی قبض ہو جاتی ہے۔

رفع قبض کے لئے ہر شخص کو ایسی غذا کھانی چاہیئے۔ جس میں نباتاتی اور حیوانی دونوں جزو شامل ہوں۔ سبزی خصوصیت سے مفید ہے۔ گوشت میں بھی کوئی نہ کوئی سبزی ضرور ڈالنی چاہیئے۔ جیسے شلغم۔ گوبھی۔ کدو۔ توری۔ ٹینڈے پالک اور میتھی وغیرہ۔ مگر کچنار، سیم۔ مٹر۔ اور آلو قابض ہوتے ہیں۔ اگر میوہ جات کھانے سے پہلے کھائے جائیں تو وہ قبض کو رفع کرتے ہیں۔ اور اگر کھانے کے بعد بھی کھائے جائیں۔ تو وہ عارضی قبض کو دور کرتے ہیں۔ چنانچہ آم۔ خربوزہ سنگترہ۔ انگور۔ امرود۔ انجیر۔ آلوچہ۔ آڑو اور کشمیری ناشپاتی مفید ہیں مگر سیب قابض ہوتے ہیں۔ باریک آٹے یا میدہ کی کچوری بھی قبض پیدا کرتی ہے۔ مگر موٹے آٹے کی روٹی قبض نہیں ہونے دیتی۔ اور دائمی قبض کو دور کرنے کے لئے بہت مفید ہوتی ہے۔ چاول بھی قابض ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان میں نشاستہ کے اجزاء بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ لہذا ایسے اشخاص جن کو دائمی قبض رہتی ہو۔ وہ چاول۔ کیک۔ بسکٹ اور ڈبل روٹی سے پرہیز کریں۔ کھانے کے ساتھ پانی ضرور پینا چاہیئے۔ لیکن بہت زیادہ نہیں۔ کھانے کے دو تین گھنٹے کے بعد ایک گلاس ضرور پی لینا چاہیئے۔ علی الصبح اگر ایک گلاس ٹھنڈے پانی میں تھوڑا سا آبِ لیمو ملا کر پئیں تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح رات کو گرم پانی کا ایک گلاس پی لینا بھی قبض کو دور کر دیتا ہے۔ بعض اوقات غذا میں روغنی اجزاء کم ہوتے ہیں۔ اس لئے قبض ہو جاتی ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ گھی یا مکھن کا زیادہ استعمال کریں۔ ہلکی ورزش یا کم از کم صبح شام سیر کرنا بھی قبض کو رفع کرنے کا ایک قدرتی علاج ہے۔ دائمی قبض کے لئے انیمہ بھی بہت مفید ہوتا ہے۔ اتفاقی یا عارضی قبض کے لئے سڈلٹز پوڈر یا فروٹ سالٹ پاؤ بھر پانی میں ملا کر پئیں۔ یا نصف سے ایک اونس تک کیسٹرائل دودھ یا چائے میں ملا کر پئیں۔ لیکن دائمی قبض میں جلاب نہیں لینا چاہیئے۔ اس کے لئے قدرتی علاج ہی مفید ہوتا ہے۔

(عائشہ بیگم دینیات درجہ ثانیہ)

مصباحی بہنوں کو چاہیئے کہ وقتاً فوقتاً مذہبی تعلیمی۔ معاشرتی اور اقتصادی مضامین ارسال فرماتی رہا کریں۔ تا کہ مصباح کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے۔
(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دس خطرناک غلطیاں!

۱۔ ہر ایک میٹھی باتیں کرنیوالی کو اپنی سہیلی سمجھ لینا اور اس کے سامنے دل کھول کر رکھدینا۔

۲۔ اپنا بھید دوسرے سے کہنا۔ اور اس سے اپنے تک ہی محدود رکھنے کی درخواست کرنا۔

۳۔ اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا۔

۴۔ ہمیشہ تندرست، خوبصورت اور آسودہ حال رہنے کی اُمید رکھنا۔

۵۔ کسی کام کو دوسرے وقت پر کرنے کیلئے ترک کر دینا۔

۶۔ دوچار دفعہ کر کے چھوڑ دینے کی نیت سے کوئی عیب یا گناہ کرنا۔

۷۔ ماں باپ کی خود فرمانبرداری نہ کرنا۔ اور اپنی اولاد سے خدمت کی اُمید رکھنا۔

۸۔ دوسروں کو نقصان پہنچا کر خود بچے رہنے کا یقین رکھنا۔

۹۔ آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانا۔

۱۰۔ خود کام کر سکنے کے باوجود دوسرے کے سپرد کرنا۔

یہ سب خطرناک غلطیاں ہیں۔ ان سے ہر ایک بہن کو بچنا چاہیئے۔

دس کام کی باتیں!

۱۔ رُوحانی خوشی دیانتداروں کو ملتی ہے۔

۲۔ اگر شہرت اور کامیابی کی تمنا ہے۔ تو اپنے دماغ میں بددیانتی کا خیال تک نہ آنے دو۔

۳۔ بے ایمانی کی خوشی غم کے آنسوؤں میں بدل جاتی ہے۔

۴۔ ایمان فتح اور بددیانتی شکست کا نام ہے۔

۵۔ جس دن قیامت آئے۔ تو سمجھ لو آج دنیا سے ایمانداری اُٹھ گئی۔

۶۔ جب دُوسروں کو دھوکا دے کر تمہارا دل خوش ہو۔ تو سمجھ لو۔ کہ خدا کا سایہ تمہارے سر سے اُٹھ گیا۔

۷۔ انسان کے لئے بولنا ضروری نہیں۔ سچ بولنا ضروری ہے۔

۸۔ سچ بولنا سب سے بڑی بہادری ہے۔

۹۔ نیکی کے لئے نیک خیالات کی ضرورت ہے۔

۱۰۔ جو خدا سے نہیں ڈرتا اس سے ہر شخص کو ڈرنا چاہیئے۔

(امۃ اللہ بیگم اختر پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ ناصر آباد سندھ)

سہ ماہی رپورٹ لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ

(اپریل ۱۹۴۰ء سے جون ۱۹۴۰ء)

اپریل میں بوجہ تعطیلات ہونے کے سکول بند تھا۔ اس لئے جلسہ نہ ہو سکا۔

۵۔ مئی۔ زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحبہ جلسہ تحریک جدید ہوا۔ فاطمہ بی بی صاحبہ نے حضرت امیر المومنین کا فرمودہ خطبہ پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ پریذیڈنٹ صاحبہ نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد تحریک جدید کے تمام مطالبات پر سلسلہ وار روشنی ڈالتے ہوئے اس کی اہمیت اور فوائد اختصاراً بیان کئے۔ اور بہنوں کو ان مطالبات پر عملدرآمد کرنے اور صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین کرتے ہوئے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔

۱۲۔ مئی۔ احمدیہ گرلز سکول کا پندرھواں سالانہ جلسہ ہوا۔ جسکی مفصل رپورٹ چھپ چکی ہے۔

۲۔ جون۔ لجنہ اماء اللہ کا جلسہ زیر صدارت سیدہ فضیلت صاحبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہُوا۔ سیدہ امۃ السلام صاحبہ نے حقیقۃ الوحی سے وہ حصہ پڑھکر سُنایا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فتنہ دجال اور کسرِ صلیب کی تشریح فرمائی ہے۔ فاطمہ بی بی صاحبہ نے مصباح سے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت" پڑھکر سُنایا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہ کی پُوری آیت تلاوت کرتے ہوئے ترجمہ اور تشریح کی اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر سچی توبہ اور کامل اطاعت ہی ایمان کو مکمل کرسکتی ہیں۔ نیز احمدیت کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا مفہوم وضاحت سے بیان کرکے موجودہ جنگ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حکومت برطانیہ کی فتح کیلئے دُعا کرنے کی استدعا کی۔

سیالکوٹ کی انجمن احمدیہ کے سالانہ جلسے کا اعلان کرتے ہوئے چندہ کی اپیل بھی کی۔ آخر دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہُوا +

(زینب سکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ)

سہ ماہی رپورٹ لجنہ اماءُ اللہ شہر فیروزپور

عرصہ زیر رپورٹ میں ہمارے پندرہ (۱۵) روزہ اجلاس باقاعدہ منعقد ہوتے رہے ہیں۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مصباح اور الفضل سے ضروری مضمون پڑھ کر سنائے جاتے رہے۔

کتاب فتاویٰ احمدیہ اور ذکر حبیب بھی شروع سے سنائی جارہی ہے، ایک اجلاس میں سب ممبرات سے نماز سُنی گئی + ایک غیر معمولی اجلاس میں سیدہ امۃ الودود بیگم صاحبہ کی اچانک وفات پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور تعزیت کی قرارداد پاس کرتے ہُوئے خاندان نبوت کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا +

(سکرٹری لجنہ اماءُ اللہ)

سکندرآباد میں تحریک جدید کا جلسہ

سکندرآباد میں مردوں اور بچوں کے جلسہ کے علاوہ عورتوں میں بھی تحریک جدید کا جلسہ منایا گیا جس میں احمدی بہنوں کے علاوہ بہت سی غیر احمدی بہنیں بھی شامل تھیں۔ جن پر اس جلسہ کا بہت اچھا اثر پڑا۔ اس جلسہ میں مندرجہ ذیل بہنوں نے تحریک جدید کے مطالبات پر تقاریر فرمائیں:۔

(۱) فاطمہ بائی (۲) فیض النساء بائی (۳) علیمہ بائی (۴) ہاجرہ بائی (۵) حور بانو بائی۔ بعد ازاں جلسہ دُعا کیساتھ برخواست ہُوا +

(اہلیہ سیٹھ فاضل الہ دین صاحب سکرٹری لجنہ اماء اللہ)

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا
کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے
جھریوں و بدنما داغوں کو دُور کرکے چہرے کو خوبصورت
بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے
قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے
سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

قیمت پندرہ آنے

اے جہانگیر جی بیوٹرین ایجنٹ اسٹاکسٹ جالندھر شہر
سول ایجنٹ برائے قادیان:۔ سلطان برادرس احمدی جنرل مرچنٹس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعاؤں کا ہار

میرے ماموں محمد رشید الدین صاحب اختر ایل۔ ای۔ ای کی شادی محترمہ امۃ القدیر صاحبہ خورشید بنت بابو محمد منظور علی صاحب فاروقی علیگڈھ سے ۱۱ر مئی سنہ ۱۹۴۰ء کو سیوہارہ ضلع بجنور میں ہوئی۔ مندرجہ ذیل نظم ممانی صاحبہ کے والد محترم کی فرمائش پر ان کے ایک دوست جناب وفا صاحب علیگڈھ نے تیار کی تھی جو ممانی صاحبہ جہیز کے ہمراہ لائیں۔ چونکہ یہ نظم بہت سی نصائح پر مشتمل ہے۔ اس لئے بہنوں کی دلچسپی کیلئے اسے شائع کیا جاتا ہے۔

(امۃ الرحمٰن رقیہ بیگم بنت محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان)

راحتِ جاں، راحتِ دل، راحتِ مادر پدر
نورِ چشمی، نورِ خانہ، صالحہ لختِ جگر

تھی نگاہِ شوق کو برسوں سے جس کی جستجو
آج وہ جشنِ بہارستاں ہے گویا رُوبرو

شکر خلاقِ جہاں دیکھا تری شادی کا دن
کتخدائی کا سماں اور خانہ آبادی کا دن

گلستانِ آرزو میں آگئی فصلِ بہار
ہر طرف جشنِ مسرت سے ہے محفل لالہ زار

اے کہ تو پروردۂ ناز و نعم ہے باتمیز
سارے گھر کی تو ہے رونق سارے کنبہ کو عزیز

صورت و سیرت میں پاکیزہ صفت ہے لاکلام
راحتیں ماں باپ کی ہیں تیری راحت میں تمام

چشمِ فطرت نے تجھے بخشی ہیں دینی خوبیاں
جذبۂ صبر و رضا، ذوقِ اطاعت بے گماں

تو حیائے مشرقی کی بولتی تصویر ہے!
گھر میں کیا کل خانداں میں حُور کی تنویر ہے

نورِ ایمانی سے تیرا قلب پُر انوار ہے!
پردۂ اخلاص کی پابند ہے دیندار ہے

تجھ سے کچھ کہنا ہے بیٹی اسکو سُن لے غور سے
اور عامل بن کے رہنا اسکی پورے طور سے

تو جہاں جاتی ہے اک دنیائے نئی ہوگی وہاں
پائے گی اس گھر میں تو فرقِ زمین و آسماں

عُمر بھر کا ساتھ چھوٹا چاہتا ہے خوش خصال!
روک لیں تم کو یہ ناممکن ہے اور امرِ محال!

آدمی قیدِ تمدن سے یہاں مجبور ہے
گلشنِ ایجاد کا بیٹی یہی دستور ہے

عارضی ہوتا ہے ہر لڑکی کو گھر ماں باپ کا
ساتھ رہنا ہی نہیں ہے عمر بھر ماں باپ کا

زندگی میکے کی ہوتی ہے رواجی زندگی
زندگی ہے فی الحقیقت ازدواجی زندگی

122

آج سے پاؤ گی تم خود میں نمایاں انقلاب
آنکھ کھولو گی تو آئے گی نظر تعبیرِ خواب

ہو کے تم میکے سے رخصت اپنے گھر جاتی ہو آج
یا دلِ پُرآرزو و چشمِ تر جاتی ہو آج

تم کو رخصت کا نہ ہونا چاہیئے اتنا خیال
تم خدا کے فضل سے ہو صاحبِ علم و کمال

دَورِ ماضی بھول جاؤ، حال میں خوشحال ہو
عہدِ مستقبل گلوں سے تاکہ مالا مال ہو

تم اگر پورا کرو گی فرض اللہ و رسولؐ
بزمِ عالم میں تمہارا ہر عمل ہوگا قبول

گر دلِ شوہر پہ تم خدمت سے قابو پاؤ گی
گھر پہ کیا کل خانداں پہ حکمراں ہو جاؤ گی

تم کو مذہب اور مسائل کی کتب پر ہے عبور
یہ روایت بھی کہیں تم نے پڑھی ہوگی ضرور

غیرِ حق سجدہ اگر ہوتا کسی صورت بجا
بیبیوں کو سجدۂ شوہر بھی ہو جاتا رَوا

عظمتِ شوہر کا اس سے مرتبہ پہچان لو
اُس کی فوقیت نظامِ دنیوی میں مان لو

ہیں زمانے میں سلیقہ مند جتنی بیبیاں
اپنے گھر کو وہ بنا لیتی ہیں گلزارِ جناں

رنج اور غم کو خوشی کی طرح سہتی ہیں سدا
شاد رکھتی ہیں ہر اک کو شاد رہتی ہیں سدا

آج ملتا ہے تمہیں گویا وقارِ زندگی
آج سے تم بن رہی ہو ذمّہ دارِ زندگی

خود سمجھ کر سوچ کر ہر کام کرنا ہے تمہیں
نامور گھر کی ہو بیٹی! نام کرنا ہے تمہیں

تم کہ اپنے خانداں کی طلعتِ بیدار ہو
صاحبِ تہذیب ہو ذی علم ہو ہشیار ہو

اپنی کشتی اپنے ہاتھوں ہی سے کھینا ہے تمہیں
اپنی تدبیروں سے سارا کام لینا ہے تمہیں

ازدواجی زندگی کا اس طرح آغاز ہو
خانداں والوں کو جس پر افتخار و ناز ہو

تم رہو باغِ جہاں میں مدتوں آباد و شاد
زندگی کی دے خدا تم کو خوشی حسبِ مُراد

راحتِ قلبِ پدر، تسکینِ مادر الوداع
رخصت اے نورِ نظر جانِ برادر الوداع

ہیں لبوں میں جنبشیں پھیلے ہوئے کچھ ہاتھ ہیں
یعنی تم تنہا نہیں لاکھوں دُعائیں ساتھ ہیں

اب ذرا کچھ تم سے کہنا ہے مجھے نوشہ میاں
شاد باد، آباد باد، اے نورِ چشمِ خانداں

پہلے گوشِ ہوش میں نذرِ مبارک باد لو!
پھر مری دو تین باتیں تم توجہ سے سُنو!

نازکی پالی ہوئی سونپی گئی ہے آپ کو
لاڈلی تھی ہر طرح سے گھر میں یہ ماں باپ کو

اس کی دلجوئی روا رکھنا کہ یہ نادان ہے
کچھ خطا ہو تو نبھا لینا کہ پھر انسان ہے

عمر بھر مل جل کے رہنا گلشنِ ایجاد میں
تاکہ گذرے زندگی شورِ مبارک باد میں

حشر تک باقی رہے بوٹے وفا کی یادگار
ہو جو منظورِ نظر میری دُعاؤں کا یہ ہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایات متعلق انسداد ہیضہ

چونکہ اس موسم میں بالعموم ہیضہ کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس مرض کے متعلق بعض مفید معلومات پیش کی جاتی ہیں:۔ (ایڈیٹر)

جب کوئی شخص اس مرض میں مبتلا شدہ معلوم ہو تو چاہیئے کہ فوراً قریب ترین ہسپتال میں اس کی رپورٹ کی جائے۔ جہاں مریضوں کے علاج کا خاص انتظام ہوتا ہے۔ چونکہ یہ مرض بذریعہ اشیاء خوردونوش پھیلتی ہے اس لئے مندرجہ ذیل احتیاطوں پر عمل کرنا ضروری ہے:۔

۱۔ حتی الوسع پانی اُبال کر پیا جائے۔ اگر کسی وجہ سے ایسا نہ ہوسکے۔ تو نلکے کا پانی استعمال کیا جائے۔ بہتر یہی ہے کہ اس کو بھی ابال لیا جائے +

۲۔ یہ مرض بسا اوقات دُودھ کے ذریعہ پھیلتا ہے۔ اسلئے دودھ بغیر اُبالنے کے نہ پیا جائے۔ اسکو مکھیوں سے محفوظ رکھا جائے۔ باسی دودھ ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔ بازاری دہی اور اس میں تیار کردہ چیزیں وبائی ایام میں ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔ ایسا ہی پیڑے و دیگر اشیاء دودھ استعمال نہ کی جائیں +

۳۔ پانی کی برف پانی میں ڈال کر استعمال نہ کی جائے۔ پانی و دیگر اشیاء برف میں رکھ کر ٹھنڈی کرلی جائیں +

۴۔ دودھ کی برف ہرگز استعمال نہ کی جائے +

۵۔ خالی معدہ پانی نہ پیا جائے +

۶۔ پانی کی بجائے چائے کا استعمال بھی مفید ہے۔ بشرطیکہ دُودھ مطابق ہدایات استعمال ہو +

۷۔ بازاری مٹھائی نہ کھائی جائے +

۸۔ ان دنوں سوڈا واٹر اور لیمونیڈ کا استعمال بھی بند کردیا جائے

۹۔ حتی الوسع گوشت کے شوربے کیساتھ روٹی کھائی جائے ایسی سبزی بھی بطور سالن استعمال ہوسکتی ہے۔ جو نرم قسم کی ہو۔ کدو۔ حلوا کدو استعمال نہ کیا جائے۔ پکانے سے پہلے سبزیوں کو گرم پانی سے دھولیا جائے۔ کچی سبزی نہ کھائی جائے +

۱۰۔ کچا اور زیادہ پکا ہوا پھل استعمال نہ کیا جائے۔ امرود، کیلا، پھُٹ، ناشپاتی، کھیرا استعمال نہ کیا جائے۔ دیگر پھل بھی کانڈیز لوشن میں دھو کر استعمال کئے جائیں +

۱۱۔ ہیضہ مکھیوں سے پھیلتا ہے۔ انکو تلف کرنیکے ذرائع پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی کھانے پینے کی چیزوں کو انکے حملہ سے بچایا جائے +

۱۲۔ ہیضہ مریض کے پاخانے اور قے کے ذریعہ تندرستوں میں پھیلتا ہے۔ اسلئے ان چیزوں کو یا ان سے آلودہ چیزوں کو باہر پھینکنے یا دھونے سے پہلے فینائل لوشن سے ڈس انفیکٹ کرلیا جائے۔ کنوئیں کے نزدیک نہیں دھونا چاہیئے۔ کپڑوں کو پانی میں اُبال کر دھویا جائے +

۱۳۔ مریضوں کے تیمارداروں کو چاہیئے کہ مریض کے متعلقہ کپڑوں وغیرہ کو ہاتھ لگانے کے بعد ہاتھ کانڈیز لوشن میں یا کاربالک صابن سے صاف کرلئے جائیں +

۱۴۔ کھانے پینے میں بے احتیاطی نہ کیجائے۔ باسی کھانا نہ کھایا جائے۔ زیادہ پیٹ بھر کر نہ کھایا جائے۔ تھوڑا تھوڑا کھانا دن میں چار دفعہ کھایا جائے۔ کھانے کے ساتھ زیادہ پانی نہ پیا جائے۔ پیاز اور سرکہ اور لیمو کا استعمال بھی مفید ہے +

۱۵۔ بند کمروں میں رہائش نہ رکھی جائے۔ اور گھروں کو صاف ستھرا رکھا جائے۔ نالیوں میں روزانہ فینائل ڈالی جائے۔ عام صفائی کا خیال رکھا جائے +

۱۶۔ بلاوجہ جلاب سے پرہیز کیا جائے +

۱۷۔ چنے اور ماش کی دال ان دنوں میں سخت مضر ہوتی ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعانتِ مصباح

۱۔ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ نے سری نگر سے اپنے ماموں کے ہاں لڑکا تولد ہونے کی خوشی میں بارہ آنے ارسال کئے ہیں۔ تاکہ چھ ماہ کے لئے کسی بہن کے نام مصباح جاری کر دیا جائے۔

۲۔ محترمہ رفیق النساء بیگم صاحبہ بلند شہر نے اعانت مصباح کے طور پر ایک روپیہ دس آنے بھیجے ہیں۔

۳۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب ماسٹر منظور احمد صاحب لاہور نے ایک روپیہ ارسال فرمایا ہے۔

۴۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ علی وال نے مصباح کے اعانت فنڈ میں دو روپے بھیجے ہیں۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ ان تمام بہنوں کو جزائے خیر دے۔ دُوسری بہنوں کو بھی اپنی خوشی کی تقاریب میں مصباح کی اعانت کا خیال رکھنا چاہیئے۔ (مینجر)

دُعائے نعم البدل کی درخواست

میری ماموں زاد بہن عزیزہ امۃ الحمید بنت مرزا سلام اللہ صاحب بعمر پانچ سال بعارضہ ٹائیفائڈ نو دن بیمار رہنے کے بعد ۶ اگست ۱۹۴۰ء کو وفات پا گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥ بہنیں دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو والدین کے لئے فرط بنائے۔ اور اس المناک وفات پر صبر کی توفیق عطا فرما کر انہیں نعم البدل بخشے۔

(اے۔ آر۔ زہرہ محلہ دار العلوم قادیان)

مشہور دائی مائی بیگم کے پچاس سالہ تجربہ کا نچوڑ

مصوّرین رجسٹرڈ

یعنی

اکسیر سیلانُ الرّحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام جسمانی صحت کو ٹھیک کرنے کے علاوہ اُن کی بہت سی شکائتوں کو رفع کر دیتی ہے مثلاً سیلان الرحم۔ جریان الرحم لیکوریا (یعنی سفید یا زرد رطوبت کا خارج ہونا) جس کی وجہ سے عورتیں بہت کمزور ہو جاتی ہیں۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔ کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ان کے لئے یہ دوا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور صرف دو ۲ ہفتہ دوا کا استعمال اس نامراد بیماری کو جڑھ سے اکھاڑ کر ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دیتی ہے۔

ہمارا دعوےٰ ہے کہ اگر ہر ایک بچہ پیدا ہونے کے بعد اس دوا کو ۲ دو ہفتہ تک استعمال کرے تو اس کی تمام خرابیاں جو کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد عموماً ہو جایا کرتی ہیں رفع ہو جاتی ہیں اور دوشیزگی کی مکمل کیفیت اسی دوا سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اندرونی کیفیت میں بالکل نیا تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ خدا کی قدرت ہے دُوا میں عجیب تاثیر دکھائی ہے۔ زیادہ تعریف مانع اخلاق ہے۔ عقلمند را اشارہ کافی است۔ ایام حمل میں جنین کی محافظ اور خون کو بند کرتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔ قیمت پندرہ ۱۵ دن کی دوائی صرف دو ۲ روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

نوٹ:۔ عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض کا علاج مفصل حالات آنے پر نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں صرف عورتیں ہی خط و کتابت کریں۔ جو کہ بالکل پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔

جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

دوائی ملنے اور خط و کتابت کا پتہ

مشہور دائی مائی بیگم جالندھر شہر (پنجاب)

وصیتیں

نمبر ۵۶۴۶ ۔ منکہ آمنہ بی بی بنت محمد عبد اللہ جلد ساز قوم ارائیں عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷ ۱۳۱۹ ہش ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

چوڑیاں طلائی چار عدد
انگوٹھی طلائی ایک عدد } وزن ۲ ½ تولہ قیمت یکصد روپیہ۔

(۱) میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت نقد بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

(۲) میری وفات کے بعد میری جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اسکے ۱/۵ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ ۔ آمنہ بی بی بقلم خود ۔ گواہ شد ۔ بھابی زینب نشان انگوٹھا ٭ گواہ شد ۔ پیر منظور محمد ٭ گواہ شد ۔ حافظ فیض اللہ ٭

نمبر ۵۶۴۵ ۔ منکہ امۃ السلام بیگم زوجہ مرزا رشید احمد صاحب قوم مغل عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷ ۱۳۱۹ ہش ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے ۔ ایک عدد مکان خام واقع وارڈ نمبر ۶ قادیان مالیتی پندرہ سو روپیہ ۔ زیور طلائی و جڑاؤ قیمتی تخمیناً ساڑھے تین ہزار روپیہ ۔ مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے پانچہزار روپیہ ۔ کل مالیت تخمیناً دس ہزار روپیہ ہے اسکے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے بیس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں ۔ اس کے سوا میری اور کوئی ذاتی آمد نہیں ہے ۔ میں اپنی جائیداد کے ۱/۷ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میں اپنی ماہوار آمد میں سے بھی دسواں حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہونگی ۔ اور اگر میری جائیداد میں کوئی اضافہ ہوگا ۔ تو اس کے بھی ساتویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اسی طرح اگر میری ماہوار آمد میں کوئی اضافہ ہوگا ۔ تو میں اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔

الامۃ ۔ امۃ السلام بیگم ٭ گواہ شد ۔ مرزا بشیر احمد ٭ گواہ شد ۔ مرزا رشید احمد

نمبر ۵۶۴۲ ۔ منکہ رقیہ بیگم بنت چوہدری ولی محمد صاحب قوم رانجھا عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷ ۱۳۱۹ ہش ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) ایک ہار طلائی اور ایک جوڑی کانٹے طلائی جن کی کل قیمت ایک سو روپیہ ہے ۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

(۲) میری وفات کے وقت اس کے علاوہ جس قدر جائیداد ثابت ہو ۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۳) اسوقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔

الامۃ ۔ رقیہ بیگم ٭ گواہ شد ۔ مشیر علی بی ۔ اے عفی عنہ گواہ شد ۔ حافظ عبد اللطیف ولد مولوی شیر علی صاحب ٭

نمبر ۵۶۴۴ ۔ منکہ طیبہ خاتون بنت خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب قوم پٹھان عمر قریباً ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷ ۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری اسوقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ۔ مجھے اسوقت اپنے والد صاحب محترم کی طرف سے مبلغ پانچ روپے بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں ۔ اس لئے میں اپنے موجودہ جیب خرچ میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو ۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان مالک ہوگی۔ نیز میری موجودہ آمد میں کوئی کمی یا زیادتی ہوئی۔ تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ میں کر دی جائے گی۔ فقط الامت:۔ طیبہ خاتون

گواہ شد:۔ عبد المغنی ٭ گواہ شد:۔ ابو الہاشم خان چودھری ٭

نمبر ۵۶۵۱:۔ منکہ طاہرہ صدیقہ بنت خان محمد عبد اللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ قوم افغان عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۶ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مجھے اپنے والد کی طرف سے بطور جیب خرچ دس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ جس کا میں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے کے بعد بھی جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ٭ الامۃ:۔ طاہرہ صدیقہ ٭

گواہ شد:۔ مرزا داؤد احمد ٭ گواہ شد:۔ عباس احمد ٭

نمبر ۵۶۴۹:۔ منکہ حمیدہ بیگم بنت چوہدری اکبر علی صاحب قوم ریتھر پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۲/۶ ۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت میرا زیور مبلغ ۵۰۰/- روپیہ کا ہے۔ جو میرے والدین نے مجھے دیدیا ہوا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت اگر کوئی اور میری جائیداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ٭ الامۃ:۔ حمیدہ بیگم بقلم خود ٭

گواہ شد:۔ اکبر علی والد موصیہ ٭ گواہ شد:۔ محمد عطاء اللہ برادر موصیہ ٭

نمبر ۵۶۴۸:۔ منکہ قانتہ بیگم بنت مولوی عبد المغنی خان صاحب قوم پٹھان عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶ ۱۳۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس آمد میں سے دسواں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس آمد سے کم یا زیادہ آمد ہوئی۔ تو اس کی اطلاع دفتر مقبرہ بہشتی کو دیکر مطابق آمد دسواں حصہ ادا کرتی رہونگی نیز وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر جس قدر جائیداد میری متروکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے پسماندگان ورثاء کو اس میں دخل دینے کی اجازت نہیں۔ فقط

الامۃ:۔ قانتہ بیگم بقلم خود ٭ گواہ شد: عبد المغنی والد موصیہ۔

گواہ شد:۔ ابو الہاشم خان چودھری ٭

بہشت کی کنجی

"دنیا بہت سی فضولیوں سے بھری ہوئی ہے اور لوگ ایک جھوٹی منطق پر راضی ہو رہے ہیں۔ مذہب وہی ہے جو خدا تعالیٰ کو دکھلاتا ہے۔ اور خدا سے ایسا قریب کر دیتا ہے کہ گویا انسان خدا کو دیکھتا ہے۔ ..... تب اس روز سے وہ جانتا ہے کہ خدا ہے اور اسی روز سے وہ پاک کیا جاتا ہے اور اندرونی آلائشیں دور کی جاتی ہیں۔ یہی معرفت ہے جو بہشت کی کنجی ہے۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشنما بیل

یہ بیل قمیص اور شلوار پر بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ جالی یا ریپ لگا کر بنائیں۔ تو زیادہ خوبصورت معلوم ہوگی۔ مخمل یا ویلویٹین پر کشیدہ کاڑھی کی ولائتی مشین فرم خاص کے ساتھ ٹکاؤں یا جرمنی ٹینا ٹل سے بنائیں۔ تو خوبصورتی دوچند ہو جائے گی۔

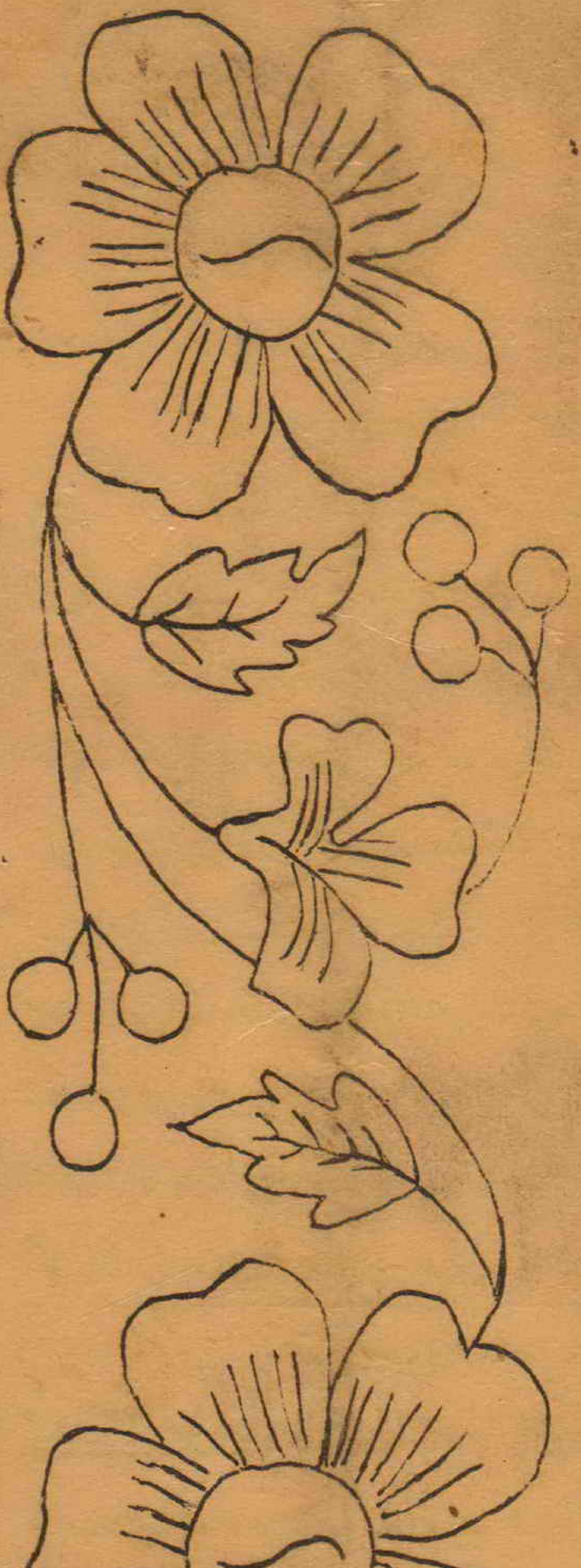

(فضیلت خاتون زہرہ دینیات کلاس درجہ اُولیٰ)

تکیے کے غلاف کی بیل

ہلکے آسمانی رنگ سے نکالیے۔

(امۃ السلام قادیان)

(بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے قادیان سے شائع کیا)